تبصرے

مذکرات سائح فی الشرق العربی از مولانا سید ابوالحسن علی الندوی، تقطیع کلاں، ضخامت ۳۱۴ صفحات۔ ٹائپ جلی اور روشن۔ قیمت درج نہیں پتہ :- مکتبہ وہبہ نمبر ۱۴ شارع ابراہیم پاشا مجاہدین قاہرہ۔

کئی سال ہوئے مولانا سید ابوالحسن علی نے مصر و شام کا سفر کیا تھا۔ چونکہ اس سفر کا مقصد خالص دینی اور تبلیغی تھا اس لئے موصوف نے ان دونوں ملکوں کے مذہبی اداروں کو دیکھا، اسلامی انجمنوں کے کارکنوں سے ملاقات کی، علما اور مشائخ سے، ارباب قلم و اصحاب علم سے دینی اور تبلیغی مباحث پر تبادلہ خیالات کیا۔ آج کل اسلامی ممالک کی جو حالت ہے وہ باخبر حضرات پر پوشیدہ نہیں ہے لیکن اگر ان ممالک کے لوگوں کو صحیح الخیال، پُرجوش اور باعمل علما کے مواعظِ حسنہ سننے اور ان کے فیوض سے مستفید ہونے کا موقع ملتا رہے تو بہت کچھ اصلاح کی توقع کی جا سکتی ہے۔ مولانا موصوف تو اپنا مشن ہی یہ لے کر گئے تھے۔ چنانچہ جگہ جگہ انھوں نے تقریریں کیں اور ایک نہایت واضح اور غیر مبہم الفاظ میں اسلام اپنے ان علمبرداران اولین سے اس زمانہ میں جس چیز کا مطالبہ کرتا ہے اس کو ان کے سامنے پیش کیا۔ جو بات کہی گئی وہ حق تھی اور گفتگو بھی انھیں کی زبان میں تھی اس لئے اس کا خاطر خواہ اثر ہوا جو لوگ خوابِ غفلت میں سرشار تھے وہ کچھ چونک پڑے ہیں اور جو شکستہ خاطر و مایوس تھے ان میں کچھ گرمی پیدا ہو گئی ہے۔ مولانا موصوف نے زیرِ تبصرہ کتاب میں جو رشیق اور متداول عربی میں سفر کے روزنامچہ کے طور پر لکھی گئی ہے اپنے اسی سفر کی روئداد قلمبند کی ہے جو دلچسپ بھی ہے اور معلومات آفریں بھی۔ امید ہے کہ علما، اور طلبا خصوصاً اور مشرقِ وسطیٰ کے مسائل سے دلچسپی رکھنے والے عموماً اس